بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہُ وَنَسْتَعِینُہُ وَنَسْتَغْفِرُہُ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

058: باب 27- حصہ اول- بد فالی اور بد شگونی۔

[آیات (الاعراف:131)، (یس:19)، احادیث (بخاری:5757) (بخاری:5776)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد الامام الشیخ العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے۔ پچھلے دروس میں جادو کے متعلق ہم نے بات کی تھی اور النشرۃ پر بات کی کہ نشرۃ کیا ہوتا ہے اور اس کی تفصیل علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر بیان کی تھی اور آج کے درس میں ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہیں۔ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باب ما جاء في التطير" بد فالی اور بد شگونی کے متعلق شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات باندھا ہے۔

بد شگونی کیا ہوتی ہے، بد شگونی کی کیا حقیقت ہے، وجہ کیا ہے اسباب کیا ہیں بد شگونی کے اور بد شگونی کا تعلق کیا ہے توحید سے۔ ہم بات کر رہے ہیں کتاب التوحید کی اور کتاب التوحید میں بد شگونی کا ذکر کرنا اس کا آپس میں کیا تعلق ہے تو دیکھتے ہیں کہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کس طریقے سے اس مسئلے کو بیان کیا ہے، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"باب ما جاء في التطير وقول الله تعالىٰ" اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿فَإِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوا بِمُوسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ أَلَآ إِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الاعراف:131)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَإِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هٰذِهٖ﴾ (جب ان پر اللہ تعالیٰ رزق کی وسعت اور نعمتیں نازل فرماتا ہے وہ خوش ہوتے ہیں کہتے ہیں یہ ہمارے لیے ہے یہ ہماری وجہ سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہم پر راضی ہے)۔ کون کہتے ہیں؟ بنی اسرائیل۔ ﴿وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ﴾ (اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے) ﴿يَّطَّيَّرُوا بِمُوسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ﴾ (تو وہ کہتے اس مصیبت کی وجہ یہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کے ساتھی ہیں ان ہی کی وجہ سے مصیبت آئی ہے)۔

﴿يَطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ﴾ بدشگونی ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ ذکر جو کیا جارہا ہے یہ فرعون کے زمانے کا ہے جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو بھیجا فرعون کی طرف مصر میں اور جب مختلف آیتیں نازل فرمائیں تو جو قبطی تھے فرعونی جو تھے یا فرعون کی پیروی کرنے والے جو تھے وہ یہ کہتے تھے جب کوئی ان پر خیر ہوتا رزق کی وسعت ہوتی تو وہ کہتے یہ ہمارے لیے ہے ہماری وجہ سے ہے اور جب کوئی مصیبت آتی تو کہتے کہ جب سے یہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آئے ہیں یہ عجیب سے دعوت لے کر آئے ہیں یہ ان کی وجہ سے مصیبت آئی ہے!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اَلَآ اِنَّمَا طٰۤىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (کہ خبردار! ان کی بدشگونی)۔ بدشگونی کہاں پر ہے؟ یہ کہنا کہ یہ جو کچھ ہورہا ہے یہ جو مصیبت آئی ہے یہ فلان شخص کی نحوست کی وجہ کی وجہ سے ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اَلَآ اِنَّمَا طٰۤىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (خبردار! ان کی بدشگونی یا نحوست اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر ہے) ﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے)۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ بیان کر رہے ہیں بدشگونی اور بدشگونی کی وجہ۔ بدشگونی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مصیبت کی وجہ سے یہ کہے کہ یہ مصیبت فلان شخص کی وجہ سے آئی ہے کیونکہ مصیبت نحوست ہوتی ہے اس کا اثر بُرا ہوتا ہے یہ عقیدہ رکھنا کہ اس مصیبت کی وجہ فلان شخص ہے یا فلان چیز ہے اسے بدشگونی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ ﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ جہالت، جہالت سب سے بڑی بنیاد ہے ہر مصیبت کی۔

شرک بڑی مصیبت ہے سبب جہالت، بدعت مصیبت ہے وجہ جہالت، بدشگونی مصیبت ہے وجہ کیا ہے؟ جہالت۔ تو جہالت ہر مصیبت اور ہر بیماری کی جڑ ہے جب تک یہ جہالت رہتی ہے مصیبتیں آتی رہتی ہیں اور یہ مصیبتیں جو ہیں کہ پانی کا کم ہو جانا، یا پانی کا زیادہ ہو جانا، سیلاب کا آجانا، یا مال کا چلے جانا، کسی پیارے کا بچھڑ جانا، یہ دنیاوی مصیبتیں ہیں، صحت کا چلے جانا اس کا تعلق دنیا سے ہے دنیاوی مصیبتیں ہیں، یہ مصیبتیں انسان کے لیے قابل برداشت ہیں چاہے ان میں ایک ہو یا چاہے ساری ہوں لیکن دین کی مصیبت جو ہے وہ ناقابل برداشت ہے اس لیے انسان اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اللہ کا شکر ہے کہ مصیبت گاڑی میں آئی یا مصیبت کسی اور چیز میں آئی صحت تو بچ گئی یا اگر گاڑی میں آئی صحت میں آئی اولاد تو بچ گئی یا اگر مصیبت ان سب میں آئی دین تو بچ گیا ناں۔ تو دین سب سے بڑی نعمت ہے اور لادینیت سب سے بڑی مصیبت ہے اور دونوں کا آپس میں کوئی تناسب بھی نہیں ہے۔

﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ جب تک لا علمی رہے گی جہالت رہے گی مصیبتیں بڑھتی رہیں گی اگر ان مصیبتوں سے نجات حاصل کرنی ہے حل کیا ہے؟ علم حاصل کرو علم بہت ضروری ہے اور علم حاصل علماء سے کیا جاتا ہے اور ان علماء سے جو علماء ربّانیین ہیں جو لوگوں کو اپنی طرف نہیں، اپنی جماعت کی طرف نہیں بلاتے بلکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی طرف اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے کی طرف بلاتے ہیں۔ ہمارا آئیڈیل کون ہے بہترین نمونہ کون ہے؟ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو کیسے اختیار کریں؟ ہماری رہنمائی کس نے کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کی ہے۔

اس آیت میں جو اہم فوائد ہیں:

1۔ خیر اور شر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہو چکے ہیں یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے یہ لکھ دیا گیا ہے ہمیں جو حکم ملا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ایمان لے کر آئیں۔

ایمان کے ارکان میں سے چھٹا رکن کون سا ہے؟ تقدیر پر ایمان اچھی ہو یا بُری ہو۔ کیا ایمان ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

2۔ کفر النعمۃ حرام ہے۔ کفر النعمۃ ناشکری جسے کہا جاتا ہے ناشکری حرام ہے۔

اب یہاں پر اس آیت میں اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں وہ مصیبت میں ہیں اور ناشکری کی وجہ سے ان کے منہ سے ایسے الفاظ نکلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیتے ہیں۔

3۔ بدشگونی حرام ہے۔

4۔ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کے متبعین کی فضیلت۔

5۔ جہالت شر کی جڑ ہے۔ جو بھی شر موجود ہے اس شر کے پیچھے کوئی نہ کوئی جہالت موجود ہے جب تک جہالت رہتی ہے شر رہتا ہے اور یہ بھی جہالت میں سے ہے کہ کوئی شخص جس پر مصیبت آئی ہو وہ صبر نہ کرے یہ جہالت ہے تو اس کا شر دگنا ہو جاتا ہے اس کی مصیبت دگنی ہو جاتی ہے، لیکن وہ شخص (مصیبت زدہ شخص) جب اسے علم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا ہے ہمیں یہ حکم ملا ہے تو پھر اس کی مصیبت جو ہے کم ہو جاتی ہے اس کا دکھ کم ہو جاتا ہے اور اس پر اس کا ربّ بھی راضی ہو جاتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں توحید اور بدشگونی کیونکہ توحید کی ضد ہے شرک (ایسا ہے ناں) تو بدشگونی کا شرک سے کوئی تعلق ہے؟

آگے بیان ہو گا دلیل آ رہی ہے لیکن ویسے ہم سوچیں ذرا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ" (بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے) تین مرتبہ فرمادیا۔ ہم نے کہا آمنا و صدقنا لیکن کیا ہم ذرا سوچیں کیا بدشگونی کا شرک سے کوئی تعلق ہے؟

بھائی نے کہا ہے، کیا ہے؟ بارک اللہ فیک، یعنی دوسرے لفظوں میں جو لوگ بدشگونی کرتے ہیں ان کا دل کس چیز سے جڑا ہوتا ہے؟ ان چیزوں کے ساتھ جن کو مؤثر سمجھتے ہیں۔

پوری کائنات کی تدبیر کون کرتا ہے؟ واحد اللہ جلّ جلالہ اس کے علاوہ کوئی ذات نہیں کر سکتی۔ خیر اور شر کون مقدر کرتا ہے؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ تو یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں چیز کی وجہ سے مجھے مصیبت پہنچی ہے یا فلاں چیز سبب ہے اس مصیبت کا بغیر کسی دلیل کے بغیر کسی وجہ کا یہ بدشگونی ہے۔

بدشگونی ہے کیا؟ تطیّر۔ لفظ تطیّر ہے تطیّر کا مطلب ہے جاہلیت کے زمانے میں (تطیّر کا لفظ طیر سے طیر کہتے ہیں پرندے کو) پرندے کو لیا جاتا اور اسے پکڑ کر اس طریقے سے اڑایا جاتا اگر وہ دائیں جانب اڑ جاتا تو وہ شخص یہ سمجھتا کہ جو عمل میں کرنے جا رہا ہوں اس میں خیر ہے اور اگر بائیں جانب مڑ جاتا تو وہ شخص یہ سمجھتا کہ یہ عمل جو ہے یہ میرے لیے شر ہے اور اس سے رُک جاتا۔

وہ عمل کون سا ہے؟ اس نے شادی کرنی ہے، اس نے تجارت کرنی ہے، اس نے جنگ کرنی ہے، کوئی اس نے بڑا کام کرنا ہے اگر۔ یا دوسرا طریقہ ہے زجر الطّیر، زجر الطّیر کا مطلب ہے کہ پرندے بیٹھے ہیں جا کر چیخ مارتے ہیں آواز مارتے ہیں کوئی پتھر مارتے ہیں تاکہ اڑ جائیں اگر پرندہ اڑ جاتا ہے دائیں جانب تو خیر ہے بائیں جانب شر ہے۔ یہ بنیاد ہے تطیّر کی طیر سے یعنی پرندے سے لیا گیا لیکن تطیّر کی تعریف جو ہے وہ اس سے زیادہ وسیع ہے۔

بدشگونی جو ہے وہ مسموعات سے، مرئیات سے یا محسوسات سے ہوتی ہے۔

"مسموعات" بعض ایسی چیزیں سننا جن سے انسان پریشان ہوتا ہے اور پھر ان چیزوں کو سننے کے بعد یہ عقیدہ کر لینا کہ جو میں نے سنا ہے اس کی وجہ سے کوئی پریشانی آئے گی۔ اس کی مثال چیخ و پکار، آپ بیٹھے ہیں کسی کی چیخ و پکار سنی ہے اب جس نے چیخا ہے اور جس نے پکارا ہے اس پر کوئی مصیبت ہے کوئی وجہ ہے وہ جانتا ہے اس کی چیخ سے آپ کو کیا نقصان

پہنچ سکتا ہے! کوئی پہنچ سکتا ہے؟ لیکن یہ عقیدہ رکھنا کہ فلان شخص کی چیخ وپکار سے میرے اوپر کوئی مصیبت آئے گی یہ بدشگونی ہے تطیّر ہے یہ مسموعات ہیں۔

بعض لوگ کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتے ہیں یا ہسپتال میں جاتے ہیں مریض کی آواز سنتے ہیں (درد بھری آواز، دکھ بھری آواز) کہتے ہیں آج مصیبت آگئی ہے۔ بھئی چیخ وہ رہا ہے پریشان وہ ہے تمہارے اوپر کیا مصیبت آنے والی ہے؟!

یا بعض لوگ کوّے کی آواز سنتے ہیں یا اُلو کی آواز سنتے ہیں کہتے ہیں اب مصیبت آئے گی! اب کوّا ایک ضعیف اور کمزور بے چارا پرندہ اگر کسی کی چھت کے اوپر بیٹھ جائے اسے مار مار کر لوگ بھگا دیتے ہیں وہ اپنے لیے کوئی نفع ونقصان بے چارا کچھ کر نہیں سکتا اپنی حفاظت کر نہیں سکتا اپنا نقصان دور نہیں کر سکتا وہ تمہیں کیا نقصان پہنچا سکتا ہے! ہاں وہ تمہارے گھر میں آکر تمہارے سیب اور تمہارے اناج کھا سکتا ہے یہ نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن تمہاری تقدیر کا مالک ہو سکتا ہے؟! جو مصیبت آنے والی ہے وہ نہ تو مصیبت لے کر آسکتا ہے کہ رزق چلا جائے گا، نوکری چلی جائے گی، مال ہلاک ہو جائے گا یا رزق کا خاتمہ ہو جائے گا یا اولاد میں کسی کو کوئی تکلیف پہنچے گی یا میری صحت پر کوئی ضرر پہنچے گا۔ اس کوّے کا کیا قصور ہے؟! یہ مسموعات ہیں سننے سے۔

''مرئیات'' دیکھنے سے کیا ہے؟ کالی بلی نے راستہ کاٹ لیا اب مصیبت آگئی! اب کالی بلی کا کیا قصور بے چاری کا اس نے تو چلنا ہے اس نے راستہ بھی کاٹنا ہے اس کا قصور یہ ہے کہ اس کا رنگ کالا ہے بے چاری کا لیکن اس کالی بلی نے تمہیں اس چیز پر مجبور کر دیا ہے کہ اس کے راستہ کاٹنے کی وجہ سے میرے اوپر کوئی مصیبت آئے گی یہ کہاں کا انصاف ہے؟!

جوتے کے اوپر جوتا دیکھا مصیبت آئے گی! جو لوگ سمجھتے ہیں کہ جوتوں کی وجہ سے مصیبت آتی ہے وہ جوتے ہی کھاتے رہتے ہیں زندگی ساری بے چارے۔ کیوں؟ کیونکہ انہوں نے اپنا دل کس چیز سے جوڑا ہے؟ جوتوں سے جوڑا ہے تو جوتے ہی لگتے رہیں گے بے چاروں کو زندگی ساری انہوں نے اپنے آپ کو جوتوں کے حوالے کیا ہے، بے چارے کیا کرتے ہیں کہ چلتے چلتے بس ان کی نگاہیں جوتوں کی طرف ہوتی ہیں گھر میں آتے جاتے جوتے دیکھتے ہیں! مصیبت ہے، جب دل اللہ تعالیٰ سے دور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا دل جوتوں سے جوڑ دیا یہ مصیبت ہے اس شخص کے لیے!

اسی طریقے سے قینچی دیکھی کھلی ہوئی، یہ قینچی ہے گھر میں جھگڑا ہوگا۔ اب قینچی کا جھگڑے سے کیا تعلق ہے بھئی؟! کسی نے کوئی کپڑا کاٹتے کاٹتے رکھ دیا اس کا منہ کھلا ہے بے چاری کا جماد ہے وہ کچھ محسوس کرتی نہیں ہے نہ کچھ سنتی ہے نہ کچھ

دیکھتی ہے نہ کچھ کرتی ہے آپ اس نے اس کو سیدھا رکھا ہے سیدھی پڑی ہے، الٹا رکھا ہے الٹی پڑی ہے، اس کا منہ کھولا اس کا منہ کھلا ہوا ہے۔ آپ خود اس پر تصرف کے مالک ہیں آپ جب چاہیں اسے پھینک دیں کوڑے کے ڈبے میں اور جب چاہے اسے استعمال کریں اس کا کھل جانا یا بند ہو جانا تمہاری تقدیر میں کیا تبدیلی لے کر آسکتا ہے؟!

بہر حال بہت سی چیزیں ہیں میں نے صرف مثال کے طور پر دو تین مثالیں دی ہیں۔

محسوسات ہیں کوئی چیز محسوس ہوتی ہے۔ دائیں ہاتھ میں کھجلی ہو رہی ہے پیسہ آئے گا، بائیں ہاتھ میں کھجلی ہو رہی ہے پیسہ جائے گا اب کھجلی کا تعلق پیسے سے کہاں ہے؟! یہ خبر تمہیں کس نے دی ہے؟! اگر یہ خبر وحی کے ذریعے سے ہے تو آمنا وصدقنا اگر کسی مخلوق کا کہنا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اگر کھجلی سے پیسہ آتا یا جاتا تو پاؤڈر بہت سارے بکتے ہیں کھجلی والے پاؤڈر ہاتھ میں لگاؤ کھجلی کرو اور گھر بیٹھے مال و دولت کماؤ اور اگر بائیں ہاتھ میں کھجلی سے پیسہ جاتا تو کسی کے ہاتھ میں یہ پاؤڈر ڈال دو جس سے دشمنی ہو کھجلی کرے گا بے چارا، جتنی کھجلی کرے گا پیسہ جاتا رہے گا۔

آنکھ کا پھڑ پھڑانا! دائیں آنکھ پھڑ پھڑا رہی ہے کوئی خیر ہو گا، بائیں آنکھ ہے تو کوئی شر ہو گا۔ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں اب یہ عقیدہ توحید کے منافی ہے کہ نہیں کیا خیال ہے؟

توحید کا مطلب ہے کہ اپنے دل کو اپنے ربّ کے ساتھ جوڑ لینا، جو کچھ بھی کائنات میں ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے چاہے اس چیز سے آپ کو خوشی ہو یا غمی ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ خیر اور شر ہے، توحید یا شرک ہے، ایمان اور کفر ہے، جتنی بھی متضادات چیزیں ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں کسی مخلوق کا کوئی عمل دخل نہیں ہے جو کسی مخلوق کا عمل دخل سمجھتا ہے وہ سب سے بڑا بے وقوف ہے وہ جاہل ہے ﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾۔

یہ بدشگونی کا ایک تعارف تھا۔ مزید آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَقَوْلُهٗ تعالىٰ" دوسری دلیل شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیان کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ﴾ (یس:19)۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنے رسولوں کی زبانی ﴿قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ﴾ (رسولوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ہی ساتھ ہے (تمہاری بدشگونی تمہارے ہی ساتھ ہے)) ﴿اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ﴾ (کیا تم یہ باتیں اس لیے کرتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی گئی ہے) ﴿بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ﴾ (بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تم لوگ حد سے تجاوز کر چکے ہو حد سے گزر چکے ہو)۔

یہ ہر دور میں رہا ہے کہ جب کوئی رسول آتا اور لوگ نافرمانی کرتے تو عذاب آتا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت آتی (امتحان کے لیے چھوٹی مصیبت آتی تاکہ توبہ کرلیں، بڑی مصیبت آتی پوری قوم تباہ ہو جاتی ہے) جب مصیبتیں بڑھتی جاتی ہیں رسول کے آنے کے بعد لوگ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ یہ رسول کی وجہ سے (یہ شخص جو آیا ہے جو دعویٰ کرتا ہے میں رسول ہوں) اس کی نحوست کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے نعوذ باللہ۔

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں رسولوں کی زبانی کہ جس بدشگونی کی جس نحوست کی بات کرتے ہو وہ تمہارے اپنے عقائد اور اعمال ہیں، جو تم عقیدہ رکھتے ہو جو کچھ کہتے ہو جو کچھ کرتے ہو یہ اس کا نتیجہ ہے۔اس سے بڑھ کر کیا بدشگونی، نحوست ہو گی کہ نہ تو توحید کو سمجھتے ہو نہ تم سنت کو سمجھنا چاہتے ہو، شرک تمہارا دین بن چکا ہے بدعت تمہارا عمل بن چکا ہے اس سے بڑی نحوست کوئی ہو گی؟! تو نحوست تو تمہارے اندر بھری ہوئی ہے اور اس نحوست کی وجہ سے اس نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا ہے۔

یاد رکھیں جب توحید رہی ہے اللہ تعالیٰ کے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا جب شرک آیا ہے پیغمبر بھی آیا ہے تو اللہ تعالیٰ شرک کو مٹانے کے لیے پیغمبر بھیجتا ہے تم لوگ پیغمبر کی تعلیمات کو چھوڑ کر اور واضح دلائل کو چھوڑ کر پس پشت ڈال دیتے ہو اور جب اللہ تعالیٰ تم کو سمجھانے کے لیے کوئی عذاب نازل کرتا ہے کوئی مصیبت نازل کرتا ہے تو کہتے ہو کہ یہ جو لوگ ہیں یہ رسول ہیں یہ ان کے متبعین جو ہیں یہ نحوست ہیں! سبحان اللہ۔

یہ دیکھیں جہالت کی انتہا ہے کہ نہیں ؟! جہالت کی انتہا ہے۔آخر میں کیا ہوتا ہے ؟راہ راست پر نہیں آتے اللہ تعالیٰ پوری قوم کو ہی تباہ کر دیتا ہے۔اور واحد قوم ہے یاد رکھیں جس کو اللہ تعالیٰ نے تباہ نہیں کیا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شرک بھی اگر کرے گی اللہ تعالیٰ تباہ نہیں کرے گا۔کیوں؟ کیونکہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی ہے۔ایک دوسری قوم بھی بچی تھی لیکن وہ قوم جو ہے اس نے آخر وقت میں توبہ کر لی تھی کون سی قوم ہے ؟ قوم یونس علیہ الصلاۃ والسلام۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ واضح فرمارہے ہیں کہ جو لوگ رسولوں کے فرمانبردار نہیں ہیں ان کی تعلیمات کو سمجھنا نہیں چاہتے عمل نہیں کرنا چاہتے اور جو مصیبتیں ان پر آتی ہیں اس نافرمانی کی وجہ سے اس مصیبت کی وجہ وہ خود ہیں جب تک وہ راہ راست کو نہیں اپنائیں گے مصیبتیں بڑھتی رہیں گی اور یاد رکھیں جو لوگ رسولوں کی تعلیمات کو نہیں اپناتے وہ حد سے گزر جاتے ہیں اور حد سے گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی نازل ہوتا ہے۔

تو یہاں پر بد شگونی کی وجہ کیا بیان کی گئی ہے ؟الا سراف﴿بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ﴾۔اسراف کا مطلب ہے حق سے دوری اختیار کرتے ہوئے حد کو پار کر لینا کہ اللہ تعالیٰ کی جو حدود ہیں شریعت کی ایک تو انکار کرنا حق کو دیکھ کر بھی انکار کرنا یہ کھلا اسراف ہے ،دوسری قسم کا اسراف کہ شریعت کو سمجھا ہے ، عمل بھی کیا ہے لیکن نافرمانی کرتے کرتے حد سے گزر گئے یہ بھی اسراف ہے اور دونوں کا نتیجہ ہلاکت ہے۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔بد شگونی حرام ہے اور شرک کا ذریعہ ہے۔

2۔اسراف (حد سے گزر جانا) حرام ہے۔

3۔اسراف ہلاکت کا سب سے بڑا سبب ہے یا اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ہے۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ" (سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) "أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ" (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ" صحیح بخاری، مسلم کی روایت میں سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "لَا عَدْوَى" (کوئی بیماری اچھوت نہیں) "وَلَا طِيَرَةَ" (کوئی بد فالی یا بد شگونی نہیں) "وَلَا هَامَةَ" (اور کوئی ہامۃ کا بُرا اثر نہیں) "وَلَا صَفَرَ" (اور نہ ہی صفر منحوس ہے)۔

صحیح مسلم کی روایت ہے، صحیح بخاری، مسلم میں اور بعض صحیح مسلم کے جو الفاظ ہیں ان میں نوء اور غول کا بھی ذکر کیا گیا ہے،اس حدیث مبارکہ میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خبر دیتے ہیں کہ کوئی بیماری اچھوت نہیں اور بد شگونی کی کوئی حقیقت نہیں "هَامَةَ" ہامۃ کہتے ہیں اُلو کو جب وہ بولتا ہے اس کے بولنے میں کوئی بُرا اثر نہیں "وَلَا صَفَرَ" صفر کے دو معنی ہیں ایک تو ماہ صفر اور دوسرا ایک خاص کیڑا ہوتا ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے بیماری لگتی ہے تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کی نفی ہے۔

اس نفی کا مطلب کیا وجود نہیں ہے یا حقیقت نہیں ہے؟ دونوں میں فرق جانتے ہیں؟

وجود نہیں ہے کہ ہے ہی نہیں اور حقیقت کی نفی کا مطلب ہے کہ ہے تو سہی لیکن اثر نہیں ہے۔پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرا معنی لیا ہے۔

بد شگونی موجود ہے کہ نہیں؟ موجود ہے لیکن حقیقت نہیں ہے اس کی کوئی بھی اس کا کوئی بُرا اثر نہیں ہے۔

کیا بعض بیماریاں اچھوت ہیں کہ نہیں؟ اچھوت بیماری کا مطلب یہ ہے کہ بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جو اس بیمار شخص سے منتقل ہو کر دوسرے کو لگ جاتی ہیں۔ بعض بیماریاں اچھوت ہوتی ہیں کہ نہیں؟ ٹی بی کی بیماری اچھوت ہے کہ نہیں ؟ کوڑھ کی بیماری اچھوت ہے کہ نہیں؟ ابھی سوائن فلو پھیلا ہوا ہے اچھوت ہے کہ نہیں؟ یہ وہ بیماریاں ہیں جو ایک شخص سے منتقل ہو کر دوسرے کی طرف جاتی ہیں اور اس کو بیمار کر دیتی ہیں۔

تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں پر نفی نہیں کر رہے کہ کوئی بیماری اچھوت نہیں ہے یاد رکھیں!

اس کی دلیل کیا ہے کہ یہ نفی ہے حقیقت کی وجود کی نہیں ؟ صحیح بخاری میں خود پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ" (کوڑھ کی بیماری سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہو)۔

کوڑھ کی بیماری جانتے ہیں؟ Leprosy کہتے ہیں انگلش میں ایسی بیماری ہے جو جلد پر واضح ہوتی ہے لیکن پورے جسم کو کھوکھلا کر دیتی ہے اور اس کا علاج بھی نہیں ہوتا تھا کسی زمانے میں (اب تو علاج موجود ہے الحمدللہ) اور اس کا نتیجہ ہلاکت ہوتا تھا اور یہ تیزی سے اچھوت بیماری تھی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوڑھ کی بیماری والے شخص کو دیکھ کر بھاگ جاؤ جیسے کہ تم شیر کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہو۔

اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں پر فرماتے ہیں "لَا عَدْوَى" (کوئی اچھوت بیماری نہیں) اگر ایک حدیث پر عمل کیا جائے اور دوسری کو چھوڑا جائے تو پھر وجود کی نفی ہے اگر دونوں کو جمع کیا جائے پھر موجود تھی لیکن اس کی حقیقت کی نفی ہے حقیقت کا کیا مطلب؟ کہ ہر بیماری اچھوت نہیں ہوتی کیونکہ جس کو پہلے بیماری لگی ہے کس کے حکم سے لگی ہے؟ کہ تمہارا دل بیماری سے نہ جڑا رہے تمہارا ڈر صرف بیماری سے نہ ہو، تمہارا ڈر اس بیماری کے خالق سے ہونا چاہیے جس نے بیماری کو پیدا کیا ہے اور جس کے حکم سے بیماری لگی ہے۔

ورنہ اگر انسان صرف یہ سوچتا رہے کہ بیماری ہی ہلاکت کرتی ہے بیماری ہی کمزور کر دیتی ہے بیماری ہی یہ اور وہ کرتی ہے تو اپنے ربّ کو کب یاد کرے گا؟ لیکن جب یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے لگی ہے تو پھر انسان دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے کس کے لیے؟ اللہ تعالیٰ کے لیے اٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے محفوظ کرے اس کے گھر والوں کو بیوی بچوں کو اور سب مسلمانوں کو محفوظ کرے، یہ دعا ہم اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔

تو اچھوت بیماری تو ہے لیکن حقیقت اس کی یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بیماری لگتی ہے جس کو نہیں چاہتا نہیں لگتی اور آپ دیکھتے ہوں گے اپنی آنکھوں سے میں ڈاکٹر ہوں میں خود جانتا ہوں کہ ایک گھر میں ٹی بی کا مریض ہے ان کو پتہ چلا ہے جب بیماری بہت گہری ہو چکی ہے چھوٹے بچے بھی ہیں بڑے بھی ہیں کسی اور کو ٹی بی نہیں ہے۔ سبحان اللہ۔

اگر بیماری کا خود اثر ہوتا تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ اس گھر میں رہنے والے ہر انسان کو بیماری ہوتی کہ نہیں؟ ہوتی، لیکن اللہ کے حکم سے ہوتی ہے کہ فلان کو لگی ہے اس شخص کی طرف سے فلان کو نہیں لگی۔

ہمیں کیا کرنا ہے؟ احتیاط برتنی ہے۔ احتیاط کیا ہے؟ کہ مجذوم کو دیکھ کر ہٹ جاؤ۔ احتیاط کیا ہے؟ ٹی بی والے مریض کو دیکھ کر ہٹ جاؤ۔ مطلب یہ نہیں کہ اس کو چھینک دو باہر کر دو، نہیں! ہاں اگر آپ کا رشتے دار ہے تو احتیاطی تدابیر پر عمل کرو، برتن تھوڑے سے الگ کر دو، ان کو اچھی طرح سے صاف کر لیا کرو دھو لیا کرو، اس کو کہو کہ جب کھانسنا ہے تو ٹشو کے اندر یا رمال کے اندر کھانسنا ہے تاکہ جراثیم نہ پھیلیں، اس کے ساتھ زیادہ نہیں بیٹھنا، بچوں کو اس کے پاس زیادہ نہیں جانے دینا۔

اس طریقے سے جو احتیاطی تدابیر ہیں جو آپ کر سکتے ہیں وہ آپ کریں یہ ہمیں حکم دیا گیا ہے لیکن یہ کہیں پر حکم نہیں دیا گیا کہ بس ایک شخص کو بیماری ہوئی ہے اب سب کو ہو گی! تو اس کے وجود کی نفی نہیں بلکہ حقیقت کی نفی ہے کہ اس کا اثر جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے اللہ تعالیٰ وہ بیماری منتقل کر دے جس کو چاہے اللہ تعالیٰ روک دے۔

دوسری پھر عقل کی بات بھی دیکھیں آپ کہ جس کو بیماری سب سے پہلے لگی کس سے لگی کیا خیال ہے؟! آخر کسی کو تو شروع میں بیماری لگی ہو گی ناں زیرو پرسن (zero person) کون ہے؟ ظاہر ہے اس کو کہیں سے لگی نہیں ہے یعنی کسی اور شخص سے نہیں لگی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی تو جب پہلے انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی تو اس سے دوسرے کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو گی۔ یہ بات سمجھ آ گئی کہ نہیں "عدْوَی" کی بات سمجھ آ گئی کہ نہیں کیونکہ اس میں لوگ کافی پریشان ہوتے ہیں کہ حدیث میں تضاد ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے، بعض کہتے ہیں یہ شاذ ہے، بعض کہتے ہیں یہ بعض کہتے ہیں یہ وہ ہے لیکن جو حق بات ہے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں دونوں صحیح بخاری کی روایات ہیں اور دونوں کو جمع بھی کیا جا سکتا ہے۔

جمع کس طریقے سے ہو گا؟ کہ اچھوت بیماری ہے، اس کا وجود ہے لیکن اس کا اثر اس بیماری کی مرضی سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

"وَلَا طِيَرَةَ" (بدشگونی نہیں ہے)۔ بدشگونی کیسے نہیں ہے؟ میرے بھائی بدشگونی کا کوئی آپ کی زندگی میں بُرا اثر ہو نہیں سکتا نہ کوئی اچھا اثر ہو سکتا ہے، جو باتیں میں نے بیان کی ہیں کہ فلاں چیز میں خیر ہے فلاں چیز میں شر ہے یہ ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے پیدا نہیں کیا!

بلی کو اللہ تعالیٰ نے کیوں پیدا کیا ہے اس لیے پیدا کیا ہے کالی بلی کو کہ جب گزرے تم یہ کہو کہ آج کا دن بُرا گزرے گا؟! اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے بلی کو پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں پتہ چلے کہ بلی ایک جانور ہے مکلف نہیں ہے، تم اس سے زیادہ اچھے ہو تم انسان ہو تم مشرف اور مکرم ہو تمہارا درجہ بلند ہے، قیامت کے دن اس بلی سے حساب نہیں لیا جائے گا مٹی ہو جائے گی اور قیامت کے دن تجھ سے حساب لیا جائے گا، تم یہ جان لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات ہیں کس طریقے سے اپنا رزق حاصل کرتی ہیں، کس طریقے سے ذلت کے ساتھ جب کوئی چیز کھاتے ہیں تو اپنے ہاتھ نہیں استعمال کر سکتے اپنا منہ مارتے ہیں۔ یہ بلی کیسے کھاتی ہے دیکھا ہے؟ پورا منہ مارتی ہے اس کا پورا منہ جو ہے وہ خون سے لت پت ہو جاتا ہے۔ عزت کا کھانا دیکھا ہے کہ انسان کس طریقے سے عزت سے کھاتا ہے؟ اپنا منہ نہیں مارتا جانور کی طرح اپنے ہاتھ سے کھاتا ہے۔

آپ دونوں کو ذرا سامنے بٹھا کر کبھی دیکھیں جب آپ بھی کھانا کھا رہے ہیں اور آپ کے سامنے کوئی بکرا یا کوئی بلی کھانا کھا رہی ہو تو آپ کو شکر ادا کرنا چاہیے کہ کتنی عزت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے کتنی عزت ہے آپ کے لیے کہ اس کا منہ پورا بھر جاتا ہے اور وہ یہ بھی جانتی ہے کہ وہ بے چاری ذلت کے ساتھ کھا رہی ہے اور آپ کتنے معزز اور مکرم طریقے سے کھا رہے ہیں پھر بھی آپ ناشکرے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾(الحدید:1)(اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہیں)۔ اور بلی بھی ان میں شامل ہے قیامت کے دن یہ نہ ہو کہ یہ بلی آپ سے زیادہ بہتر ہو اور بعض لوگوں سے جانور اچھے ہوتے ہیں۔

بلی کو تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ مٹی بن جاؤ وہ مٹی بن جائے گی کافر کیا کہے گا؟ کاش! دنیا میں میں بھی بلی ہوتا ذلت کے ساتھ ایسے کھایا پیا کرتا، یا دھکے کھایا کرتا گھر گھر سے لیکن آخرت میں میرا حساب نہ ہوتا ﴿يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾(النبأ:40) کاش! آج میں بھی مٹی ہوتا۔

بدشگونی نہیں ہے اور'' وَلَا هَامَةَ ''اور بدشگونی میں سے پھر پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفصیل بیان کی ہے'' اُلو''جو گالی سمجھی جاتی ہے۔ گالی ہے کہ نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں اُلو کا پٹھا گالی ہے کہ نہیں؟

تو اُلو بے چارا جانور ہے اس کو گالی کے لیے استعمال کیا گیا جانور ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ گالی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور یہ بے چارا جانور آپ کے نفع ونقصان کا مالک کبھی ہو سکتا ہے!

جنگل میں کہیں پر بیٹھا ہے آپ کا گزر ہوا ہے اب وہ جانور ہے اس نے کچھ بولنا بھی ہے اس نے کچھ کہنا بھی ہے اس نے کچھ کہہ دیا آپ پر شامت کیوں آگئی، اس کے کچھ بولنے سے تمہیں تکلیف کیا پہنچی ہو سکتا ہے وہ تسبیح کر رہا ہو! اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟ ﴿وَلٰكِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِيۡحَهُمۡ﴾(الاسراء:44) یہ درند اور پرند سب تسبیح کیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں لیکن تمہیں ان کی تسبیح سمجھ نہیں آتی، اور تم سمجھتے ہو تمہارے لیے مصیبت آگئی ہے! سفر روک دیا، شادی نہیں کی فلان جگہ پر، اُلو کے بولنے کی وجہ سے شادی وہاں پر نہیں کی جہاں پر کرنا چاہتا تھا دوسری جگہ پر شادی کی زندگی ساری جوتے کھاتا رہا۔ کیوں؟ کیونکہ جب تمہاری زندگی میں ایک اُلو اتنا گہرا اثر چھوڑ سکتا ہے کہ اپنی من پسند شادی چھوڑ دی ہے اور مجبوراً دوسری شادی کی ہے ایک اُلو کے بولنے پر تو آگے تمہاری زندگی کیسے بسر ہو گی!

''وَلَا هَامَةَ''ٹھیک ہے ہامۃ بھی نہیں ہے،'' وَلَا صَفَرَ ''بدشگونی میں سے بعض اوقات بعض لوگ بعض وقتوں کو بُرا سمجھتے ہیں''صفر کا مہینہ ''بھئی بارہ مہینے ہیں'' إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا''۔اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنی تعداد ہے مہینوں کی؟ بارہ مہینے ہیں اُن میں سے چار حرام مہینے ہیں۔ یہ کہاں پر ذکر ہے کہ صفر کا مہینہ جو ہے وہ بدشگونی کا باعث بنتا ہے یا بُرا مہینہ ہے؟ صفر کے مہینے میں شادی نہ کرو۔ بھئی کیوں نہ کرو؟ازدواجی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اکثر طلاقیں ہم نے دیکھی ہیں اُن لوگوں کی ہوتی ہے جن لوگوں کی شادی صفر کے مہینے میں ہوتی ہے۔

وہ اس لیے بعض لوگ کہتے ہیں ان کے ذہن میں ہے کہ صفر کا مہینہ بُرا ہے اگر وہ تھوڑا سا غور کریں اور اپنے اندر سے اس غلط فہمی کو نکال دیں تو ان کو پتہ چلے گا کہ پورے سال میں جتنی طلاقیں ہوتی ہیں ہر مہینے میں زیادہ طلاقیں ہوتی ہیں لیکن جب اس نے سوچ لیا ہے تو اس کی ہر بُرائی صفر کے مہینے ہی ہوتی ہے۔

شادی نہیں کرنی اور کیا نہیں کرنا؟ سفر کبھی نہ کرنا صفر کے مہینے میں اکثر حادثات صفر کے مہینے میں ہوتے ہیں، جہاز جو بھی گرے صفر کے مہینے میں گرے ہیں۔ جنگ صفر کے مہینے میں کبھی نہ کرنا جب بھی کوئی جنگ جس نے شروع کی ہے صفر کے مہینے میں ہمیشہ اسے شکست ہے اور وہ ناکام ہوا ہے۔

صفر کا مہینہ ایک عام مہینہ ہے جیسے کہ دوسرے مہینے ہیں اس میں اگر کوئی بُرائی ہوتی تو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی خاموشی اختیار کرتے ہمیں نہ آکر سمجھاتے کیا خیال ہے؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفر کے مہینے میں سفر کیا یا نہ کیا کبھی رُکے؟ کبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفر کے مہینے میں شادی نہیں کی یا رُکے یا سفر کرنے سے رُکے ہیں؟ بعض لوگ جو دین کو توڑنا چاہتے تھے دین کو توڑنے کا ایک راستہ انہیں آسان ملا کہ جاہل لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے ہیں ان کے دلوں کو ایسی چیز کے ساتھ جوڑ دیا جائے جس سے زندگی ساری یہ ذلیل وخوار ہوتے رہیں اور ہماری بات سنتے رہیں۔

بڑی داڑھی رکھ لی، سر پر بڑا عمامہ (پگڑی) رکھ لی، ثوب ٹخنوں سے اوپر ہاتھ میں تسبیح پکڑ لی مشکل ہے یہ کام! مشکل ہے میرے بھائیو؟! اس کے عوض میں لاکھوں پیسے کمائے شہرت کہ فلانا عامل بابا، فلانا پیر، فلانا بزرگ، فلانا فلانا۔

تعلیمات کیا دیں؟ میرے بھائی بعض لوگ ابھی استخارے کی شکل میں آگئے ہیں استخارہ کے پروگرام لگتے ہیں۔ ان سے پوچھیں بھئی میں نے خواب میں دیکھا کہ بلی نے راستہ کاٹا ہے کہتا ہے "تمہارے مصیبت آئے گی"۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ فلان شخص جو ہے اس کے گھر میں کوّا بیٹھا ہے یا فلان مریض کو دیکھا میں نے، فلان میت کو دیکھا میں نے، بعض لوگ کہتے ہیں (یہ تو خواب تھا)" میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے کہتا ہے آج کے دن سفر نہ کرنا تمہارے لیے مصیبت کا باعث ہے"۔

یہ سارے کے سارے لوگ جو لوگوں کو یہ تعلیم دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے تو نہیں جا سکتے یاد رکھیں، دنیا میں شہرت بھی ملے گی دولت بھی ملے گی مال بھی ملے گا، کما سکتے ہیں جو کچھ وہ کمانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کہیں جا نہیں سکتے اور اپنے بوجھ کے ساتھ ان لوگوں کا بوجھ بھی اٹھائیں گے جن کو ان لوگوں نے گمراہ کیا ہے ﴿لِيَحْمِلُوٓا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (النحل:25) اُن کے بوجھ بھی اٹھائیں گے۔

تو میری گزارش یہ ہے کہ بدشگونی سمجھو کہ کیا ہوتی ہے، میرے بھائی بدشگونیاں صرف بُرے لوگوں کے گھروں میں نہیں ہیں بعض ہمارے اپنے گھر بھی بھرے ہوئے ہیں بدشگونیوں سے! اپنے بیوی بچوں کو سمجھانا چاہیے ان کو کہنا چاہیے کہ بدشگونی کیا ہے اس کی حقیقت کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اس کے متعلق۔

یعنی بعض اچھے لوگوں کو دیکھتے ہیں شادی کا وقت نکالنے کے لیے شادی کا مہورت نکلتا ہے۔ شادی کا مہورت تو ہندو نکالتے ہیں مسلمانوں نے کب سے نکالنا شروع کر دیا؟! ہندو کی زندگی یا تو جڑی ہوئی ہے اس بُت کے ساتھ یا ان تاروں کے ساتھ بے چارا ہے وہ اس کو پتہ نہیں ہے وہ سمجھتا ہے کہ جب تک یہ بُت خوش ہے اور یہ تارے خوش ہیں تو میری زندگی میں بھی خوشی موجود ہے جب یہ ناراض ہوں گے تو میرے اوپر بھی مصیبت آئے گی۔

مہورت نکلتے ہیں مہورت غلط نکلا پیڑوں سے شادی کی جاتی ہے پیڑ سے شادی کرے پھر اس سے جا کر شادی کرے کیوں؟ کیونکہ ستارہ گردش میں ہے، کنڈلی نکالی جاتی ہے ستارا گردش میں ہے۔

وہ تو ہندو ہیں وہ کر سکتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ ان کا ربّ یا تو وہ ستارہ ہے جو چمک رہا ہے جو خود مخلوق ہے یا وہ بُت ہے جس کو اپنے ہاتھوں سے بناتے ہیں۔ اُن سے توقع ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ ہو سکتی ہے۔ لیکن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والا مسلمان کبھی یہ سوچ سکتا ہے؟ اس کے ذہن میں یہ بات کب سے بیٹھی؟ شادی بیٹی کی کرنی ہے یا بیٹے کی کرنی ہے مشورے ہوتے ہیں کہ کون سی تاریخ رکھی جائے۔ جو آپ کو آسان لگتی ہے آپ وہ تاریخ رکھیں اس عقیدے سے نہیں کہ بدھ کا دن بُرا ہے بدھ کے دن شادی نہیں کرتے جمعہ کا دن اچھا ہے جمعہ کے دن شادی کرتے ہیں، بدھ کا دن نحوست کا دن ہے جس نے اس عقیدے سے شادی کی تاریخ رکھی ہے اس نے شرک کا ارتکاب کیا ہے "الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ"۔

آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وَلَهُمَا" (یعنی صحیح بخاری، مسلم میں یہ روایت بھی موجود ہے) "عَنْ أَنَسٍ" (سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) "قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "(لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ) قَالُوا: وَمَا الفَأْلُ؟ قَالَ: (الكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)" (سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کوئی بیماری اچھوت نہیں نہ بدفالی اور بدشگونی کی کچھ حقیقت ہے البتہ مجھے فال پسند ہے ("وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ" مجھے فال پسند ہے)) "قَالُوا" (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "وَمَا الفَأْلُ" (یہ فال کیا چیز ہے جو آپ کو پسند ہے؟) پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "الكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ" (اچھی بات)۔

فال کیا ہے؟ اچھی بات۔ کس نے فرمایا؟ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ" کی بات ہو چکی ہے میں دوبارہ دہراؤں گا نہیں کافی بات ہو چکی ہے الحمد للہ۔ "اَلْفَالُ" بعض لوگ غلط مفہوم سمجھتے ہیں فال کا فال کیا ہے ؟اُن میں سے مختلف طریقے ہیں کہ قرآن مجید کو اٹھاؤ اور کوئی صفحہ کھولو، پہلے آپ اپنے اندر کوئی چیز سوچیں کہ آپ کیا کرنے جارہے ہیں، شادی کروں یا نہ کروں قرآن کا صفحہ کھولو اور جس آیت پر سب سے پہلے نظر جائے اسے پڑھو اگر جنت کی خبر ہے تو شادی کرو اچھی بات ہ، جہنم کا ذکر ہے تو شادی نہ کرو بُری بات ہے ۔یہ کیا ہے ؟کہتے ہیں یہ فال ہے۔

سفر کرنا ہے اسی طریقے سے ، کوئی کاروبار کرنا ہے اسی طریقے سے،نوکری کرنی ہے یہاں پر کروں یا وہاں پر کروں ! یہاں پر کروں قرآن مجید کو کھولا، کسی بھی صفحے سے آپ کھولیں، یہ کتاب ہے یوں رکھیں سامنے اور آنکھیں بند کر کے یوں کھول لیں ، پھر آنکھیں بند کر کے اسے پھیرتے پھیرتے پھیرتے کہیں پر رکھ لیں آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کیا لکھا ہوا ہے۔ اگر اچھی خبر ہے تو اچھا کام ہے جاؤ کرو اگر بُری خبر ہے تو یہ نہ کرو۔ کیوں نہ کرو بدشگونی ہے کہ نہیں ؟! تو فال سے بدشگونی کا تعلق ہے یاد رکھیں جاہلیت کے دور میں بھی اور آج کے دور میں۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ کسی چیز میں بدشگونی نہیں ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور کوئی بیماری اچھوت نہیں ہے، یہ فرمایا کہ مجھے فال پسند ہے فال کیا ہے ؟اچھی بات۔

اچھی بات کیا ہے ؟ کوئی شخص یہ کہتا ہے "کہ میں نے سفر کرنا ہے حج کا لیکن آپ سے مشورہ کرتا ہے کہ اس میں مصیبتیں ہیں (کسی زمانے میں آپ جانتے ہیں کہ ڈکیت ہوتے تھے اور پیدل جانا پڑتا تھا یا اُونٹوں پر جانا پڑتا تھا) مجھے ڈر ہے کوئی ڈکیتی نہیں ہو گی "۔ آپ اسے کہتے ہیں بھئی آپ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور آپ سفر کریں حج کا ان شاء اللہ آسانی ہو گی کلمہ طیبہ ہے کہ نہیں ؟اچھی بات ہے کہ نہیں ؟اب آپ نے اس کے لیے خیر کا راستہ تلاش کیا ہے اچھی باتوں سے کہ نہیں ؟

اگر وہ شخص کہتا کہ "ادھر آؤ آنکھیں بند کرو "۔ قرآن کھولا ہے، پہلے کہتے ہیں "وضو بھی کر کے آؤ یہ ضروری ہے قرآن کو ہاتھ لگانا ہے " وضو کر کے آیا ہے بے چارا بیٹھا "دو رکعت بھی پڑھو "دو رکعت بھی پڑھ لی ہے (بدعت پر بدعت ہے) "اب آنکھیں بند کرو "قرآن کھول کر سامنے رکھا "اب یہ نیت کرو کہ میں نے حج پر جانا ہے جاؤں یا نہ جاؤں اور اپنی انگلی جو ہے (دائیں ہاتھ کی انگلی جو ہے) وہ پھیرتے رہو جب میں کہوں تو رک جانا"۔ وہ انگلی پھیرتے پھیرتے رُک گیا پھر آکر دیکھتا اس آیت کو پڑھتا ہے اور اس آیت میں ہے ﴿اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَآ اَدْرٰىكَ

﴿مَا الْقَارِعَةُ﴾(القارعۃ:1-3) کہتا ہے ’’نہیں بھئی حج پر نہیں جا سکتے آپ‘‘۔کیوں ؟’’قیامت ہے مصیبت ہے‘‘۔نعوذ باللہ۔ بھئی جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور لوگوں کو اس طریقے سے گمراہ کرتے ہیں مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ان کے دل میں ایمان کا کوئی ذرّہ باقی رہتا ہے !اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ﴾ دل ہل جاتے ہیں اور یہ شخص کہتا ہے کہ حج پر نہ جاؤ کیونکہ ﴿اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ﴾ پر انگلی آکر ٹھہر گئی ہے !

’’الكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ‘‘ ایک شخص بیمار ہے آپ اس سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے آپ فلان ڈاکٹر کے پاس جائیں یا فلان دوائی استعمال کریں ان شاءاللہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے آسانی کرے گا’’الكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ‘‘۔یعنی کسی مصیبت کے اندر ایک روشن کونا جو ہے اسے تلاش کر کے اسے اپنانا یہ کلمہ طیبہ ہے۔

کسی پر شر گزرا ہے یعنی دیکھتے ہیں کہ ابھی بارشیں آئی ہیں جدہ میں اور کافی نقصان ہوا ہے ہلاکتیں ہوئی ہیں کوئی شخص آ کر کہتا ہے ’’میرا گھر بھی ٹوٹ گیا ہے میری گاڑی بھی ختم ہو گئی ہے، میرا بچہ بھی ہسپتال میں پڑا ہے ‘‘مصیبت ہے اس کے لیے !اس میں سے اچھی آپ کیا کر سکتے ہیں اس کے لیے ؟پہلے صبر کی بات ہے ’’اِنا للہ واِنا الیہ راجعون‘‘۔ لیکن اس بات سے تو وہ بھی جانتا ہے ،آپ اسے اس وقت ایسی اچھی بات کریں اس شخص کا ذکر کریں جو اس سے زیادہ مصیبت زدہ ہے کہ میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں یا ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں جن کا کچھ رہتا نہیں ہے آپ کا تو بچہ بیمار ہے ان کا بچہ قبر میں ہے ،آپ کی گاڑی ٹوٹی ہے ان کی گاڑیاں ان کا پورا کا پورا جو بزنس ہے وہ ختم ہو گیا ہے ، آپ کے گھر کی چھت گری ہے ان کے گھر کو سیلاب اٹھا کر لے کر گیا ہے آپ کی چھت دوبارہ بن سکتی ہے وہ تو بے گھر ہو چکے ہیں۔ تھوڑی سی تسلی ہوتی ہے کہ نہیں ؟ تسلی ہوتی ہے۔

دوسری اچھی بات کیا ہو سکتی ہے ؟کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں اگرچہ شر ظاہر ہوتا ہے اس کے پیچھے چھپا ہوا خیر بھی ہوتا ہے ۔کیا اس میں چھپا ہوا خیر ہے ؟اب آپ کی حالت اور پہلے کی حالت کیا برابر ہے ؟اللہ تعالیٰ اس شخص کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ اور جب کوئی مصیبت آتی ہے اور دونوں ہاتھ اٹھتے ہیں بعض لوگوں نے تہجد کی نماز شروع کر دی ہے اس مصیبت کے بعد الحمدللہ پہلے نہیں پڑھتے تھے اب پڑھتے ہیں۔ تو قریب ہوئے کہ نہیں ؟قریب ہوئے۔ مصیبت تھی شر تھا لیکن اس شر کے پیچھے چھپا ہوا خیر تھا اس خیر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہو گئے۔

یہ کلمہ طیبہ ہے یہ فال کی حقیقت ہے جسے لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ یا تو پرچیاں لکھیں گے ''اٹھاؤ کوئی پرچی'' پرچی میں اچھی بات نکلی تو وہ اچھا کام ہے بُری بات نکلی تو وہ بُرا کام ہے۔

بہر حال فال کے بہت سارے طریقے ہیں جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ طریقہ غلط ہے اس کی یہ دلیل ہے تو دوسرا طریقہ لے کر آتے ہیں '' بھئی علماء نے اس پر تو کوئی بات نہیں کی''۔اُس پر بات کرتے ہیں تو تیسرا لے کر آتے ہیں! شر پسند کے لیے تو شر آسان ہے ناں اس لیے یہاں پر ایک قاعدہ سمجھ لیں کہ فال اچھی بات ہے جب مصیبت زدہ شخص سن لیتا ہے تو اس کے دل کو سکون ملتا ہے قول ہے کوئی عمل نہیں ہے، کوئی قرآن مجید کا کھولنا نہیں ہے، کوئی پرچیاں ڈالنا نہیں ہے، کوئی دھاگے یا رسیوں کو ماپنا نہیں ہے جو یہ حربے استعمال کرتے ہیں یہ سارے کے سارے باطل ہیں۔

فال میں سے یہ بھی بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ بعض اوقات انسان کوئی چیز سنتا ہے اسے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ آذان کی آواز سنی خوشی ہوتی ہے کہ نہیں؟ خوشی ہوتی ہے یا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا نام بلند ہو رہا ہے؟ قرآن مجید کی آپ سنتے ہیں تلاوت خوشی ہوتی ہے کہ نہیں؟ جو چیز آپ کو خوش کر دے ناں یہ فال میں سے ہے یہ بھی فال کے ایک معنی میں سے ہے۔ آذان اچھا کلام ہے کہ نہیں؟ کلمہ طیبہ ہے کہ نہیں؟ قرآن مجید کی تلاوت اچھی بات ہے کہ نہیں ؟ حدیث کا سننا اچھی بات ہے کہ نہیں ؟ یہ ساری کی ساری وہ چیزیں ہیں جو ایک مسلمان کے دل میں مسرت پیدا کر دیں۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے ان شاء اللہ اگلے درس میں اگلی احادیث پر بات کریں گے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر اور سلف صالحین کے روشن منہج پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝١٨٠ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٨١ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (058.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio